

تفسیر معجمی

محکم الدلت مفتی احمد یار خان صاحب مدظلہ

مترجم: نعیمی کتب خانہ گجرات

مفتی احمد یار خان روضہ، گجرات۔ پاکستان۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بیختن پاک

محمد رسول اللہ ﷺ

• حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ • حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ • حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ • حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ

محمد رسول اللہ ﷺ

• حضرت جبرائیل علیہ السلام • حضرت میکائیل علیہ السلام • حضرت اسرافیل علیہ السلام • حضرت عزرائیل علیہ السلام

محمد رسول اللہ ﷺ

• حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ • حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا • حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ • حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

پیش لفظ

خلاق العظیم نے اپنے حبیب ﷺ کو منور القلوب بنایا اور اس صاحب خلق عظیم نے اپنے غلاموں کے دلوں کو نور ہدایت سے چمکایا اور مینارہ نور بنایا تاکہ مخلوق خدا راہِ حدیث کی معرفت پائے اور گمراہ کن اندھیروں میں بھٹکنے سے بچ جائے۔ اللہ کی شان۔ ہدایت مخلوق کے یہ سامان۔ سارا عالم نور محمدیہ کی ضیاء پاشیوں سے جھلکانے لگا ہر کوئی فوز العظیم کی طرف راہ پانے لگا کبھی یہ نور اصحاب النبی ﷺ کے ذریعے نجوم ہدایت بن کر چمکا اور کبھی تابعین تبع تابعین کے زہد و تقویٰ سے جھلکا کبھی اس نے امام اعظم کی قندیل سے منور ہو کر لوگوں کو شریعت کا راستہ دکھایا اور کبھی غوث اعظم کی شمع سے چمک کر طریقت کے رموز سے روشناس کرایا اور معرفت الہی کا جام پلایا۔

الغرض۔ کبھی یہ نور فقہاء امت محمدیہ کی درسگاہوں سے پھیلا اور کبھی اولیاء امت محمدیہ کی خانقاہوں سے۔ ہدایت امت کے راستے خوب مضبوط و معین ہو گئے اور لوگوں کے قلوب زیور ہدایت سے منور و مزین ہو گئے۔ جب بھی کوئی شخص شیاطین ضلال یا شامت اعمال کی وجہ سے گم گشتہ راہ ہو جاتا تو انہی مینار ہائے نور کی وجہ سے راہ فلاح پاتا۔ مخلوق عالم نے راہ فلاح پائی مگر شیطان کو یہ بات پسند نہ آئی دل ہی دل میں جلتا تھا اور اپنی ناکامی پر ہاتھ ملتا تھا کہ اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا۔ اس کے دل میں بڑا فتور تھا مگر کیا کرتا مجبور تھا، کہ شمع نور محمدی کو بجھا دینا اس کی طاقت سے بہت دور تھا آخر کار اسے ایک راہ بھائی دی اب وہ بجائے دشمن دین مصلح دین بن کر ظاہر ہوا برائی کی طرف بلانے کو چھوڑ کر نیکی کی راہ سمجھانے لگا اور اسرار و رموز شریعت و طریقت لوگوں کو بتانے لگا۔

مگر کس طرح۔ کہ کبھی عظمت قرآن کو اس طرح سمجھایا کہ حدیث رسول اللہ ﷺ کا انکار کروادیا اور منکرین حدیث پیدا کر دیئے اور کبھی حدیث کے اتباع کے وہ معافی کئے کہ لوگ ائمہ فقہاء سے برگشتہ ہو گئے اور ہر شخص بزم خود مجتہد بن بیٹھا شیطان غرور کے اس جال نے اُن کے ذہن میں یہ خیال پیدا کر دیا کہ دین کی جو سمجھ انہیں ہے کسی اور کو نہیں اور خطا سے ماوراء انہی کی ہستی با صفا ہے اور وہ آیات و احادیث سے بذات خود مسائل کا استنباط کرنے لگے حالانکہ انہیں خیال بھی نہ گزرا کہ جہالت کس حد تک ان پر چھائی ہوئی ہے نہ تو ان کی قرآن مجید کی تمام آیات پر نظر ہے اور نہ تمام احادیث پر بلکہ تمام احادیث تو کجا صحاح ستہ کی سب حدیثوں کے متن بھی اس کی نظر میں نہ ہیں چہ جائے کہ ان کے اسرار و رموز کو سمجھیں اور ان سے مسائل نکالیں اسی وجہ سے انہیں یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ اُن کے کسی ایک آیت یا حدیث سے نکالے ہوئے مسئلے سے کتنی آیات و احادیث کی تکذیب لازم آئی یا ان میں کتنی جگہ تعارض پیدا ہوا اور دین اسلام میں کون کون سے رخنے پڑ گئے کبھی لوگوں کو شریعت سے دور اور کبھی طریقت سے نفور کیا۔ نتیجتاً دین اسلام میں نئے فرقوں کی اس قدر بہتات ہوئی کہ خدا کی پناہ ہر شخص قرآن و حدیث کا داعی بھی کہیں نہیں آتا اور قرآن میں نہ مکر تو نہیں مگر صاحب قرآن نے ہمیشہ کرنے لگا تاں اسی

صورتحال کا حدیث شریف میں اشارہ ہے۔

وَسَتَرُونَ مِنْ بَعْدِي اخْتِلَافًا ضَدِيدًا فَعَلَيْكُمْ بَسُتِي وَسُنَّةُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِنَّا نَحْنُ وَالْأَمْوَرُ الْمُحْدَثَاتِ فَإِنْ كُلُّ بِذَعْبَةٍ ضَلَالَةٍ (ابن ماجہ، کتاب اباع سنت)

اور دیکھو گے تم میرے بعد شدید اختلاف پس واجب ہے تم پر میری سنت اور ہدایت دیئے ہوئے خلفاء راشدین کی سنت مضبوطی سے پکڑو اس پر اپنے دانتوں سے اور بچاؤ تم اپنے آپ کو نئی نئی چیزوں سے کیونکہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

چونکہ ان قبیلین فطین کی اپنی شخصیت کچھ ایسی نہ تھی کہ بلندی کردار کی وجہ سے عوام پر اثر انداز ہو سکتے یا اخلاق نبوی کا آئینہ دار ہو کر اہل ایمان کو اپنی طرف مائل کر سکتے لہذا انہوں نے صحبت و تقریر سے زیادہ تحریر کو اپنے نظریات کا ذریعہ تشہیر بنایا اور اس کی اشاعت میں اتنی سرگرمی دکھائی کہ عوام کے دلوں میں ان کے لئے نرمی پیدا ہو گئی اور وہ تحریف القرآن کو تفہیم القرآن اور تقویۃ الایمان کو تقویۃ الایمان سمجھنے لگے اور سراب کو چشمہ آبِ سجھ کر اس کی طرف دوڑ لگا دی بے خبر اس بات سے کہ جس چٹاؤے کو یہ راہنماورفتی سمجھ رہے ہیں انجام کار وہ انہیں ایسے قمر عمیق میں گرا دے گا کہ جہاں سے ان کی نجات ناممکنات میں سے ہوگی۔

مختصر یہ کہ ظہور الشیطان بشرورہ مگر واللہ متم نورہ ایسے دور پریشانی میں علماء حقانی نے بتوفیق رحمانی دین اسلام کی نگہبانی کے لئے اس محاذ پر کام سنبھالا اور رہبران دین کے روپ میں چھپے ہوئے ان بندگان دیو لعین کو تقریر یا تحریر اُبے نقاب کیا تاکہ ہدایت کے غلاف میں گمراہی بیچنے کے اس سلسلے کا سد باب کیا جاسکے اور دینی رنگ میں رنگی ہوئی اس بے دینی کو پھیلنے سے روکا جاسکے۔ انہی چند میں سے جو نابذ روزگار تھے ایک حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار تھے جن کی تحریر دست مومن میں برہنہ شمشیر اور قلب باطل میں ہمشل تیر تھی انہوں نے مختلف طریقوں سے قلوب و اذہان کی تطہیر کی کبھی حدیث کی شرح لکھی اور کبھی قرآن کی تفسیر کی ان کی یہ کاوش بارگاہ اللہ جل مجدہ میں شرف قبولیت سے ایسی باریاب ہوئی کہ بے شمار مخلوق اس چشمے سے فیض یاب ہوئی اور اپنا قبلہ ایمان درست کیا اور آج عرصہ دراز گزر جانے کے بعد بھی اہل ایمان فیض پارہے ہیں جبکہ حزب الشیطان نظریں چرا رہے ہیں کہ اس ضرب مومن کے مقابل نہ کوئی ان کا سہارا ہے اور نہ ہی انہیں اس کے جواب کا یارا۔ عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی قلم کی اس زبان سے تفسیر القرآن کے وہ مدد عرفان نمونے ظاہر ہوئے کہ جس سے قلوب اہل ایمان حب حبیب الرحمن سے سرشار ہو کر رشک اہل جہان ہو گئے۔

اے ضیاء الحق بخدق رائے تو حلق بخشد سنگ را حلوائے تو

یہ تفسیر القرآن عرف عام میں تفسیر نعیمی کے نام سے جانی جاتی ہے اور اہلسنت و جماعت میں ایک حوالے کی حیثیت سے مانی جاتی ہے ہمیں انتہائی مسرت ہے کہ ہم اس کو نئی تصحیح و کتابت کے ساتھ طباعت و اشاعت کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ تاکہ اس خزانہ بہائے ہمش کو بہتر انداز میں پیش کیا جاسکے۔ چونکہ یہ کتاب مختلف زبانوں میں پیش کی جاتی ہے اس لئے ہم نے

marfat.com

کوشش کی ہے کہ دوران تفسیر جو آیات بطور حوالہ پیش ہوئی ہیں ان تمام کی سورتوں اور نمبر کی نشاندہی کر دی جائے تاکہ قاری کو قرآن مجید میں وہ آیت ڈھونڈنے میں دشواری نہ ہو اور مخالف کو جرأت نہ ماری نہ ہو۔ اس کی تصحیح میں جناب زاہد لطیف نعیمی قادری صاحب نے میری بہت مدد کی سارا سارا دن اس محنت طلب کام میں میرا ساتھ دیا اور بعض جگہ بہت مفید مشورے دیئے اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے اور جزائے خیر سے نوازے اس کے ساتھ میں مناظر اسلام محمود احمد قادری نعیمی صاحب کا بھی بہت ممنون ہوں جنہوں نے تفسیر کا ایک پرانا نسخہ برائے تصحیح ہم کو دیا اور گاہے بگاہے تصحیح میں ہماری مدد کے ساتھ مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔ ہر چند کہ ہم نے اس کتاب کی تصحیح کتابت میں بہت محنت کی ہے لیکن بحیثیت انسان کمزور و نسیان کا بہت امکان ہے لہذا قارئین سے التماس ہے کہ اگر غلطی نظر سے گزرے تو باحوالہ اطلاع کی جائے تاکہ اصلاح کی جاسکے۔ شکریہ

محمد عبدالقادر خان نعیمی قادری

ابن مفتی افتد ار احمد خان نعیمی

ابن مفتی احمد یار خان نعیمی

علم تفسیر ”سے متعلق گذارشات“

نصف صدی پیشتر عام مسلمان قرآنی علوم سے تھوڑے بہت آشنا ہونے کے باوجود بھی قرآن کو بذات خود صرف تلاوت کی حد تک پڑھتے تھے قرآن کریم سے خود کچھ بھی اخذ کرتے ہوئے انہیں ہچکچاہٹ محسوس ہوتی تھی یہ کام انہوں نے مستند علماء کرام کے لئے چھوڑ رکھا تھا کہ قرآن پاک کو سمجھیں اور اس کے مطالب و مسائل عام فہم زبان میں عوام تک پہنچائیں اکثر جید علماء کرام بھی قرآن پاک کے ترجمہ اور تفسیر کرنے سے عام طور پر اجتناب فرماتے تھے اور قرآن کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے تقریباً اکیس علوم صرف نحو، معانی، بیان، بدیع، ادب، لغت، فلسفہ، حساب، جیومیٹری، فقہ، تفسیر، حدیث، علم کلام، جغرافیہ، تاریخ، تصوف، اصول، وغیرہ پر مکمل دسترس حاصل کرنا ضروری خیال کرتے تھے ان تمام علوم کو حاصل کرنے کے بعد بھی وہ تقریباً تمام گزشتہ مفسرین اور مترجمین کو پڑھنا ضروری خیال کرتے تھے تاکہ کوئی ایسی بات تحریر میں نہ آجائے جس سے بجائے فائدے کے ان کی تحریر و تفسیر اسلام میں نئے فرقہ کا باعث بن جائے۔

اس طرح عام مسلمان بد مذہبی ولادینی کا شکار نہ ہوتے تھے اور فرقہ سازی میں اتنی تیزی نہیں پیدا ہوتی تھی جتنی آج کل ہے۔

جمہوریت کے اس دور میں ہر شعبہ میں برابری کے دعوے کئے جا رہے ہیں لوگوں میں علماء کے ساتھ بھی برابری کرنے کا خیال پیدا ہوا ہے ہر شخص نے قرآن پاک سے بہ ہمت خود علم حاصل کرنے کی کوشش کی عربی سے معمولی شد بدرکھنے والے مترجم قرآن بن گئے اور ہر آیت کا تفسیر کرنا اپنے لئے ضروری خیال کرنے لگے ایسے لوگ بھی مترجم اور مفسر بن گئے جن کے بارے میں تصدیق ہے کہ انہوں نے باضابطہ طور پر کسی بھی مدرسہ عربی میں علم حاصل نہیں کیا (مودودی) حساب میں ڈاکٹریٹ کرنے والے مفسر قرآن بنے (عنایت اللہ المشرقی) یہاں تک کہ ایسے ایسے دعویدار پیدا ہوئے کہ قرآن کو دیگر علوم کی مدد سے سمجھنے کے اصول کو بالائے طاق رکھ کر قرآن کو قرآن سے سمجھنے کے اصول بتانے لگے احادیث تک سے روگردانی کی اور پھر تم یہ کہ اپنا نام اہل قرآن رکھا (غلام احمد پرویز) نتیجہ اب یہاں تک پہنچا ہے کہ خواندہ ناخواندہ صرف انگریزی تعلیم یافتہ لغت کا معمولی طالب علم مفسر قرآن بن بیٹھا ہے اور اپنی پیش کردہ تاویلات کو بھی وحی الہی جانتے ہوئے اس سے اختلاف کرنے والوں کو بلا تامل کافر کہہ دیتا ہے اسی دور کے متعلق ہی حضور ﷺ نے خبر دی کہ دین اسلام میں بہت سے فرقے نہیں گئے رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِفُوا عَلَيْهَا حُزْنًا وَلَا غَمًّا (فرقان: ۷۳)

مسلمان اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر گونگے اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے یعنی علم انہوں کو چاہئے کہ قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے بہت

marfat.com

Marfat.com

محنت کریں نیز ہر ترجمہ اور تفسیر قرآن کو قرآن کی طرح نہ جانیں کہ مترجم یا مفسر غلطیوں سے مبرا نہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا اور ثبوت میں قرآن کی اس آیت کو پیش کیا۔

اللَّهُ يُصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْسَلًا وَمِنَ النَّاسِ ۝ (حج: ۷۵)

یعنی اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے مژبول چننا ہے گا وغیرہ وغیرہ غرضیکہ اندھا دھند ترجمے بے ایمانی کی جڑ ہیں آنکھوں پر پٹی باندھ لو جو دل میں آئے کہہ دو اور قرآن سے ثابت کر دو۔

میں ان تمام گزارشات کے بعد قارئین سے خصوصی طور پر درخواست کروں گا کہ تفسیر یا ترجمہ کا انتخاب کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری سمجھئے کہ مترجم اور مفسر کس حیثیت کا عالم ہے اور قرآن پاک کا ترجمہ یا تفسیر لکھنے کا حق بھی رکھتا ہے یا نہیں۔

فقیر مفتی محمد مختار احمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد ہے اللہ جل شانہ کو جس نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا فرمایا۔ درود ہو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر جنہوں نے اللہ کو ظاہر فرمایا۔ حمد اس اللہ تعالیٰ کو جس نے ہمیں انسان کیا درود ہو اس مصطفیٰ علیہ السلام پر جنہوں نے ہمیں مسلمان کیا۔ حمد ہے اس رب کریم کی جس نے ہمیں بولنا سکھایا، درود ہو اس نبی رؤف و رحیم پر جس نے ہمیں کلمہ پڑھایا حمد ہے اس رب بے نیاز کو جس نے ہمیں ایمان دیا۔ درود ہو اس صاحب تخت و تاج پر جس نے ہمیں قرآن دیا۔ حمد ہے اس مالک یوم الدین پر جس نے زمین پر انسان بکھیرے، درود ہو اس شاہ عرش پر جس نے یہ بکھیرے ہوئے جمع فرمائے حمد ہے اس رب کو جس نے رنگ برنگ انسان بنایا درود ہو اس نبی علیہ السلام پر جس نے ان کو اک رنگ بنایا۔

صبغة اللہ ہست رنگ خم او ہستما یک رنگ گرد اندر او

حمد ہے اس رب کو جس نے ہمیں عقل و ہوش دیا درود ہو اس نبی پر جس نے جام عرفان سے متوالا مدد ہوش کیا حمد ہے اس رب کو جس نے آسمان نبوت پر مختلف تارے کھلائے درود ہو اس آفتاب رسالت پر جس نے اپنے دامن نور میں سارے تارے چھپائے حمد اس جبار و قہار کو جس نے جہنم کو بھڑکایا۔ درود اس شفیع روز شمار پر جس نے اس بھڑکتے کو بجھایا حمد ہے اس ستار و غفار پر جس نے دار قلمد بنایا درود ہو اس مدنی سرکار پر جس نے اسے بسایا حمد ہے اس خالق کو جس سے سب کو ابتداء ہے درود ہو اس خاتم پر جس پر سب کی انتہا ہے درود ہو اس نبی پر جس نے فرمایا لا الہ الا اللہ حمد ہو اس اللہ کو جس نے فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ و بارک و سلم۔

انما بعد جانا چاہئے کہ نظر انسانی آفتاب آسمانی کے مقابل خیرہ شبنم شمس نور سے کافور اور کمزور روئے روشن آگ سے فیض لینے سے معذور، غرض کہ ہر ادنیٰ اعلیٰ کے مقابل محض مجبور، یہ تو مخلوق کا آپس میں معاملہ ہے ذات خالق تو کہیں اعلیٰ و بالا ہے کس آنکھ میں طاقت ہے کہ اس کی تجلی جمیل سکے کس گوش و ہوش میں قوت ہے کہ اس کے مخاطبہ کی قوت لا سکے، کس مخلوق میں قدرت ہے کہ اس کے مقابل ٹھہر سکے یہ خلقت وہ نور، وہ قادر یہ مجبور، وہ قاہر یہ مقہور، ان مجبوریوں میں مخلوق کا خالق سے تعلق کیونکر قائم ہوتا اور افاضہ اور استفاضہ کی کیا صورت ہوتی مخلوق کی یہ بے کسی ایسی برزخ کبریٰ کی تلاش میں تھی جو رب و مربوب عابد و معبود خالق و مخلوق میں فیض دینے اور لینے کا سلسلہ قائم کرے۔ خلقت کی کمزور نگاہ کسی ایسے گہرے رنگ والے شے کی جستجو میں تھی جو نور لم یزل کی جلالی شعاعوں کو شان جمالی میں اس تک پہنچادے خلقت کی ہستی کسی ایسے مضبوط واسطے کی جو یاں تھی جو اس کمزور ادنیٰ کی اس قوی و اعلیٰ تک رسائی کرادے دائرہ کائنات کسی ایسے مرکز کا متلاشی تھا جس کی طرف سب کا رجوع ہو اس مجبوری و معذوری پر رب قدیر نے رحم فرمایا کہ مخلوق کو خالق سے ملانے، گرتوں کے اٹھانے، بھڑوں کو بنانے کے لئے اس ذات کو پیدا فرمایا جو ہستی کا پہلا نقش، دفنہ مخلوقات کا رونق و انوار، غلظت و نازکات کا نقشہ، چرخ و سمان وجود کا نیر اعظم

ہے جسے جہاں والے تو کی مدنی کہتے ہیں اور جہاں والے سر و چمنی بلبل انہیں گل کہے قمری سر و جانفزا بتائے۔ عرش والے انہیں احمد مجتبیٰ کہتے ہیں اور فرش والے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ و اسحابہ وسلم الی یوم الجزاء

ادھر اللہ سے داصل اور مخلوق میں شامل خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدود کا

ان کی ذات، حبل اللہ المتین، اور و اعصموا بحبل اللہ جمیعاً حکم رب العالمین ان کا نام پاک ہی ان کے کام کا پتہ دیتا ہے۔ ”اللہ“ بولنے سے دونوں لب جدا ہو جاتے ہیں اور لفظ ”محمد“ کہتے ہی مل جاتے ہیں کہ وہ بچوں کو اعلیٰ سے ملانے ہی تو آئے ہیں ان کا نام حرز جان طفلان تیغ فوجرانان اور عصائے پیر و ناتواں ہے پھر وہ خالی نہ آئے، ایک نسخہ کیمیا ساتھ لائے جس کا نام ہے قرآن کریم

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا اور ایک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

سبحان اللہ! نسخہ کیا ہے، کیمیا ہے۔ بیماروں کی شفا، تندرستوں کا ذریعہ بقاء، گمراہوں کا راہنما، مسجدوں میں اس کی تلاوت ہے میدانوں میں اس سے جہاد، عدالتوں میں اس سے فیصلے، بیماروں کے گلوں میں تعویذ بن کر پڑے، جان کنی میں مشکل حل کرے، بعد موت قبر اور حشر میں میں کام آئے۔ غرض کہ انسان کی دینی اور دنیوی زندگی کا دستور العمل ہے۔ ہر مسلمان کے دل میں جذبہ ہے کہ اسے سمجھے، ہر مومن کے قلب میں تڑپ ہے کہ اس فرمان تک اس کی رسائی ہو۔ علماء تو محنت کر کے اس کے مضامین تک پہنچتے ہیں مگر عوام چاہتے ہیں کہ اس کے مضامین ہماری زبان میں ہم تک پہنچیں، اس لئے تقریباً ہر زبان میں اس کی بے شمار تفسیریں لکھی گئیں۔ زبان اردو بھی کسی سے پیچھے نہ رہی۔ مگر اہل ہند نے مسلمانوں کے اس جذبے سے غلط فائدہ اٹھایا کہ اپنے خیالات فاسدہ کو تفسیری رنگ میں ظاہر کیا مرزائی نبوت مرزا کا مقصد لے کر مفسر بنے چکڑالوی اپنے مذہب نامہ مذہب کی اشاعت تفسیر کی آڑ میں کرنے لگے۔ بعض نے ولایتی عینک سے قرآن پاک کو دیکھا بعض لوگوں نے شیطانی دل و دماغ سے اسے سمجھا کہ خود قرآن کریم سے صاحب قرآن ~~مکمل~~ کی توہین نکالنے لگے۔ شیطانی توحید کو ایمانی توحید بنا کر خلق کے سامنے پیش کرنے لگے۔ آج کل ہر بد مذہب نے ترجمہ قرآن کو اپنے لئے آڑ بنایا ہے۔ جگہ جگہ مسجدوں میں قرآنی ترجمے کے درس کے بہانے مسلمانوں کو بہکایا جا رہا ہے جاہل اردو خواں جسے استیفاء کرنے کی تیز نہیں مفسر بنا ہوا ہے اس لئے عرصہ سے میرا ارادہ تھا کہ کوئی ایسی تفسیر لکھوں جو کہ عربی معتد تفسیر کا خلاصہ ہو اور جس میں موجودہ فرقوں کے نئے نئے اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں کیونکہ اردو تفسیر عام طور پر بد مذہبوں کی ہیں لیکن بہت وجوہ سے اس کا موقع نہ ملا تھا کہ رب تعالیٰ نے مجھے شہر گجرات علاقہ پنجاب میں بھیجا یہاں مجھے روزانہ تفسیر قرآن سنانے کی خدمت میسر ہوئی اس وقت یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہ تفسیر کبھی کتابی شکل میں چھپے گی ہوا یہ کہ بعض احباب نے روزانہ تقریریں لکھنی شروع کر دی جب چند پارے ختم ہوئے تو عام مسلمانوں کا خیال ہوا کہ اس کو چھپوایا جائے یہ تو ممکن نہ تھا کہ وہی تفسیر چھپائی جاتی بلکہ ان پر نظر ثانی کر کے انہیں زوائد و کمالات سے خالی کرنا، نئے فوائد و حقائق ضروری تھا کیونکہ تحریر و تقریر میں فرق ہوتا ہے ادھر میں نے

جاہ الحق، شان حبیب الرحمن، سلطنت مصطفیٰ (ﷺ) اسلامی زندگی، دیوان سالک وغیرہ۔ امید سے زیادہ ان کی مقبولیت نے اور بھی میرا حوصلہ بڑھا دیا۔ لہذا اس طرف توجہ کی۔ توجہ تو کر دی۔ مگر اتنے بڑے کام کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ بھلا کہاں مجھ جیسا بے ہنر انسان اور کہاں تفسیر قرآن۔ لیکن درحقیقت نہ تو وہ کتابیں میری قوت سے لکھی گئیں اور نہ یہ کام میری قوت سے ہوگا۔ بلکہ رب تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جس سے چاہیں اپنا کام لے لیں۔ حق تعالیٰ کے بھروسہ پر یہ کام شروع کر دیا رب تعالیٰ میری زبان و قلم و کلام کو غلطی سے بچائے۔ حق باتیں ظاہر فرمائے اور خیر و خوبی سے اس کام کو انجام پر پہنچائے اور اسے قبول فرمائے اور مجھ فقیر بے نوا کے لئے صدقہ جاریہ اور توشہ آخرت بنائے۔ نیز اس مدرسہ غوثیہ گجرات کو دائم قائم رکھے۔ اور جن جن حضرات نے اس میں داغ، درے قدمے، خنہ، قلمے کوشش کی انہیں جزائے خیر دے۔

آمین!

خصوصیات

اس تفسیر میں حسب ذیل خصوصیات ہیں۔

- ۱۔ یہ تفسیر تفسیر روح البیان، تفسیر کبیر، تفسیر عزیزی، تفسیر مدارک، تفسیر محی الدین ابن عربی کا گویا خلاصہ ہے۔
- ۲۔ اردو تفاسیر میں سب سے بہتر تفسیر خزان العرفان مصنفہ حضرت مرشدی استاذی صدر الافاضل مولانا الحاج سید محمد نعیم الدین صاحب قبلہ مراد آبادی دام ظلہم ہے۔ اس کو مشعل راہ بنایا گیا گویا یہ تفسیر اس کی تفصیل ہے۔
- ۳۔ اردو ترجموں میں نہایت اعلیٰ اور بہتر اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا ترجمہ کنز الایمان ہے۔ اسی پر تفسیر کی گئی۔
- ۴۔ ہر آیت کا پہلی آیت سے نہایت عمدہ تعلق اور ربط بیان کیا گیا۔
- ۵۔ آیات کا شان نزول نہایت وضاحت سے بتایا گیا اور اگر شان نزول چند مروی ہیں تو ان کی مطابقت کی گئی۔
- ۶۔ ہر آیت کی اول تفسیر اور پھر خلاصہ تفسیر اور پھر تفسیر صوفیانہ دلکش اور ایمان افروز طریقہ سے کی گئی۔
- ۷۔ ہر آیت کے ساتھ علمی فوائد اور فقہی مسائل بیان کئے گئے۔
- ۸۔ تقریباً ہر آیت کے ماتحت آریہ، عیسائی وغیرہ دیگر ادیان اور دیوبندی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی، وغیرہم کے اعتراضات، معہ جوابات بیان کئے گئے۔ ستیا رتھ پرکاش چودھویں باب کے جوابات بھی دیئے گئے۔ لیکن یہ کتاب مجھے کچھ بعد میں ملی۔ اس لئے اس کی باقاعدہ تردید کچھ دور جا کر شروع ہوئی۔ اس تفسیر کے مطالعہ کے وقت قرآن پاک سامنے رکھا جائے اور جب آیت کی تفسیر دیکھنا ہو اس پر نظر رہے تو انشاء اللہ بہت لطف آئے گا۔

۹۔ بہت کوشش کی گئی ہے کہ زبان آسان ہو اور مشکل مسائل بھی آسانی سے سمجھا دیئے جائیں مگر پھر بھی مسائل علمی ہیں جیسے مسئلہ امکان کذب یا امکان نظیر یا مسئلہ عصمت انبیاء یا حضور علیہ السلام کے والدین کے ایمان کی بحث یا آیات واحادیث کی

مطابقت اگر ان میں سے کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو چند بار مطالعہ کریں یا کسی سنی عالم سے حل کر لیں۔
۱۰۔ تفسیر کی تعریف اور تفسیر و تاویل و تحریف کا فرق اور مولوی اور صوفی کی تعریض اور ان میں عمدہ فرق اور ان دونوں جماعتوں کی ضرورت پارہ اول کے اخیر میں بیان کی گئیں وہاں ملاحظہ فرمائیں اور جو کوئی اس سے فائدہ اٹھائے وہ مجھ فقیر بے نوا کو دعائے خیر سے یاد کرے۔ اس کا تاریخی نام ”اشرف التفاسیر“ المعروف ”تفسیر نعیمی“ رکھتا ہوں۔ حق تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور میرے لئے صدقہ جاریہ اور کفارہ سینات بنائے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ وَ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَ نُورِ عَرْشِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَ أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

احمد یار خان نعیمی اشرفی او جہانوی بدایونی

۸ ماہ فاخر ربیع الآخر ۱۳۶۳ھ روز ایمان افروز طغیان سوز۔۔۔ دو شنبہ مبارکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انیس سال
میں پہلی بار درس قرآن ختم ہوا۔ پھر دوبارہ شروع کیا گیا۔ دوران درس میں بہت سے تفسیری نکات فوائد، نئے اعتراضات و
جوابات وغیرہ بیان ہوئے وہ تمام اس میں زیادہ کر دیئے گئے اب بفضلہ تعالیٰ یہ تفسیر کچھ اور ہی چیز ہوگئی۔ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ
عَلَى ذَلِكَ

احمد یار خان مہتمم مدرسہ غوثیہ نعیمیہ گجرات پاکستان
وما لک نعیمی کتب خانہ گجرات
۲۵ شوال المکرم ۱۳۷۸ھ یوم دو شنبہ